Digitized By Khilafat Library Rabwah

168

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵

الفضل

روزنامہ

قادیان

یوم دوشنبہ

جلد ۳۳	۲۲ ماہ اخاء ۱۳۲۴ ہش	۱۵ ذیقعدہ ۱۳۶۴ ھ	۲۲ اکتوبر ۱۹۴۵ء	نمبر ۲۴۷

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۱ ماہ اخاء سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ساڑھے سات بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی کمر میں ابھی درد ہے۔ خدام اجتماع میں تقریر کرنے کے بعد ضعف ہو گیا تھا۔ لیکن اب شام کو کچھ آرام ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا کریں۔

حضرت اُمّ المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

آج قریباً سات بجے شام خدام الاحمدیہ کا ساتواں سالانہ اجتماع تین دن کے بعد ختم ہو گیا۔ اس اثناء مدارس اور دفاتر میں تعطیل رہی۔ خدام نے تمام کاروبار اور دوکانیں وغیرہ بند رکھیں۔ آج شام کی گاڑی سے بعض بیرونی نمائندگان خدام واپس چلے گئے

حضرت مولوی شیر علی صاحب کے متعلق آج کی ڈاکٹری اطلاع یہ ہے۔ کہ بندش پیشاب کے میں ابھی تک افاقہ نہیں ہوا۔ ہر روز دو مرتبہ پیشاب نکالنا پڑتا ہے۔ لیکن عام طبیعت اچھی ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کرتے رہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم   نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

آئندہ الیکشنوں کے متعلق

جماعت احمدیہ کی پالیسی

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے۔ تھوڑے ہی دنوں میں تمام ہندوستان میں اوّل تو ہندوستان کی دونوں کونسلوں کے لئے ممبروں کے انتخاب کی مہم شروع ہونے والی ہے۔ اور اس کے بعد صوبہ جاتی انتخابات شروع ہونے والے ہیں میری اور جماعت احمدیہ کی پالیسی شروع سے یہ رہی ہے۔ کہ مسلمانوں ہندوؤں اور سکھوں اور دوسری اقوام میں کوئی باعزت سمجھوتہ ہو جائے۔ اور ملک میں محبت اور پیار اور تعاون کی رُوح کام کرنے لگے۔ مگر افسوس کہ اس وقت تک ہم اس غرض میں کامیاب نہیں ہو سکے۔

شملہ کانفرنس ایک نادر موقعہ تھا مگر اسے بھی کھو دیا گیا۔ اور بعض لوگوں نے ذاتی رنجشوں اور اغراض کو مقدم کرتے ہوئے ایسے سوال پیدا کر دیئے کہ ملک کی آزادی کئی سال پیچھے جا پڑی۔ اور چالیس کروڑ ہندوستانی آزادی کے دروازہ پر پہنچکر پھر غلامی کے گڑھے کی طرف دھکیل دیئے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جہاں تک مَیں نے خیال کیا ہے اصل سوال ہندوؤں اور مسلمانوں کے اختلافات کا ہے۔ میرا مطلب یہ نہیں کہ دُوسری اقوام کے مفاد نظرانداز کئے جا سکتے ہیں۔ بلکہ میرا یہ مطلب ہے۔ کہ دُوسری اقوام کے مفاد اس جھگڑے کے طے ہو جانے پر نسبتاً سہولت سے طے ہو سکتے ہیں۔ سب سے مشکل سوال ہندو مسلم سمجھوتے کا ہی ہے۔ اور یہ سوال پاکستان اور اکھنڈ ہندوستان کے مسائل سے بہت پہلے کا ہے۔ اصل مسائل وہی ہیں۔ جنہوں نے مسلمانوں کا ذہن پاکستان کی طرف پھیرا ہے۔ اور اکھنڈ ہندوستان کے خیالات کے محرک بھی وہی مسائل ہیں۔ جو اس سے پہلے مسلمانوں کے مطالبات کو رد کرانے کا موجب رہے ہیں۔ کسی شاعر نے جو کچھ اس شعر میں کہا ہے۔ کہ ؎

بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش
من اندازِ قدت رامے شناسم

وہی حال اس وقت پاکستان اور اکھنڈ ہندوستان کے دعووں کا ہے۔ اگر کسی طرح ہندو اور مسلمان قریب لائے جا سکیں۔ تو پاکستان اور اکھنڈ ہندوستان کا آپس میں قریب لانا بھی مشکل نہ ہوگا۔ ورنہ پاکستان یا اکھنڈ ہندوستان ہوں یا نہ ہوں۔ پاکھنڈ ہندوستان بننے میں تو کوئی شبہ ہی نہیں۔

اس ہندو مسلمان سمجھوتے کی ممکن صورت یہی ہو سکتی تھی۔ کہ ایک جماعت مسلمانوں کی اکثریت کی نمائندہ ہو۔ اور ایک جماعت ہندوؤں کی اکثریت کی نمائندہ ہو۔ یا ہندوؤں کی اکثریت کی نمائندہ تو نہ ہو۔ یا ایسا کھلا ناپسند نہ کرتی ہو۔ مگر اکثر ہندوؤں کی طرف سے سمجھوتہ کرنے کی قابلیّت رکھتی ہو اور یہ دونوں جماعتیں مل کر آپس میں فیصلہ کر لیں۔ شملہ میں ایسا موقعہ پیدا ہو گیا تھا۔ مسلمانوں کی طرف سے مسلم لیگ اور ہندوؤں کے جذبات کو

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

ایڈیٹر:- غلام نبی

سائندگی کے لئے کانگرس یہ دونوں پارٹیاں ایک مجلس میں جمع ہوگئی تھیں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کانگرس کا دعوےٰ ہے کہ وہ سب اقوام کے حقوق کی محافظ ہے۔ اور ہم س دعویٰ کو رد کرنے کی کوئی ضرورت نہیں محسوس کرتے۔ مگر باوجود اس کے انگرس اس امر کا انکار نہیں کرسکتی کہ جو مسلمان یا سکھ یا عیسائی کانگرس ں شامل ہیں وہ مسلمانوں یا سکھوں یا عیسائیوں کی اکثریت کے نمائندے ہیں۔ پس کانگرس اگر یہ دعویٰ کرے کہ ہم جو کچھ سوچتے ہیں سارے ملک ا بہتری کے لئے سوچتے ہیں یا ہم جو سکیم بناتے ہیں اس میں اسی طرح سکھوں سائیوں اور مسلمانوں کا خیال رکھتے ہیں۔ جس طرح ہندوؤں کا خیال رکھتے ہیں۔ ہم اس دعویٰ کو بحث ختم کرنے کے لئے سچا تسلیم کر لینے کے لئے تیار ہیں بکن کسی شخص کا کسی دوسرے شخص کے مفاد کو دیانت داری سے ادا کر دینا یا ا کرنیکا دعویدار ہونا اسے اس کی نیابت کا حق نہیں دے دیتا۔ کیا کوئی وکیل ی عدالت میں اس دعویٰ کے ساتھ پیش ہوسکتا ہے کہ مدعی یا مدعا علیہ ے مقرر کردہ وکیل سے زیادہ سمجھ اور دیانت داری سے میں اس کے حقوق پیش کرسکونگا کیا کوئی عدالت اس وکیل کے ایسے دعویٰ کو باوجود سچا سمجھنے قبول کرسکیگی۔ اور کیا اس قسم کی اجازت کی موجودگی میں ڈیموکریسی ڈیموکریسی ا سکتی ہے۔

ڈیموکریسی یا جمہوریت کے اصول کے لحاظ سے یہ نہیں دیکھا جاتا ی جماعت کی نمائندگی کرنے کا کون اہل ہے۔ بلکہ یہ دیکھا جاتا ہے کہ اس ت کی اکثریت کس کو اپنا نمائندہ قرار دیتی ہے۔

ان حالات میں کانگرس کو ہندوؤں کے سوا تمام دوسری اقوام کا ندہ اسی صورت میں قرار دیا جاسکتا ہے اگر ان اقوام کے اکثر افراد کانگرس شامل ہوں۔ جہاں تک ہمارا علم ہے۔ کانگرس میں ہندو قوم کی اکثریت نمائندے تو ہیں۔ لیکن مسلمانوں سکھوں یا عیسائیوں کی اکثریت کے ے نہیں۔ اس لئے خواہ کانگرس مسلمانوں سکھوں اور عیسائیوں کے ق کی سکیم مسلمانوں سکھوں یا عیسائیوں کے نمائندوں سے بہتر تجویز کرسکے۔ وری اصول کے مطابق مسلمانوں سکھوں اور عیسائیوں کی نمائندہ نہیں سکتی۔ لیکن باوجود غیر جانبدار اور ملکی تحریک ہونے کے ہندوؤں کی نمائندگی سکتی ہے۔ کیونکہ ہندوؤں کی اکثریت اسے تسلیم کرچکی ہے۔

جب حالات یہ ہیں تو عقلاً اور جمہوری اصول کے مطابق قطع نظر اسکے کہ لا س کی سکیم مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کے متعلق بہتر ہے یا مسلم لیگ کی مہ ہم۔ مسلم لیگ کی سکیم ہی کو مسلمانوں کی پیش کردہ سکیم سمجھا جائیگا۔ اور کانگرس میدان چھوڑ کر ہندو مسلم سمجھوتے کے ... سمجھا اور مسلم لیگ کو باہمی

سمجھوتے کی دعوت دینی ہوگی یا پھر خود ہندو اکثریت کی نیابت میں مسلم لیگ سے سمجھوتہ کرنا ہوگا اس کے سوا اور کوئی معقول صورت نہیں ہے۔

کہا جاسکتا ہے کہ اگر کانگرس مسلمانوں کی اکثریت کی نمائندہ نہیں ہے۔ تو مسلم لیگ کے نمائندہ ہونے کا کیا ثبوت ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ مسلم لیگ کو نمائندہ قرار دینے کے لئے یہی دلیل کافی ہے کہ گاندھی جی ایک طرف اور وائسرائے ہند دوسری طرف اسے مسلمانوں کی نمائندہ جماعت سمجھ کر اس سے اسلامی حقوق کے بارہ میں گفت و شنید کے لئے تیار ہوگئے تھے۔ مسلم لیگ نمائندہ ہے یا نہیں ہے۔ مگر اس میں کوئی شک نہیں کہ اب کانگرس اور گورنمنٹ اسکے سوا کوئی دوسرا نظریہ اختیار نہیں کرسکتی۔ اگر مسلم لیگ مسلمانوں کی نمائندہ نہیں ہے۔ تو کیا وہ مسلمانوں کے حقوق ایک غیر نمائندہ جماعت کے ساتھ تصفیہ کرکے مسلمانوں کو تباہ کرنیکی فکر میں تھے۔

لیکن فرض کرو مسلم لیگ مسلمانوں کی نمائندہ نہیں تو پھر کون مسلمانوں کا نمائندہ ہے؟ کیا آزاد مسلمان کانفرنس۔ کیا احرار۔ کیا کوئی اور جماعت جو صرف اسلامی نام کا لیبل اپنے اوپر چسپاں کئے ہوئے ہے؟ اگر ان میں سے کوئی ایک یا سب کی سب مل کر مسلمانوں کی نمائندہ ہیں تو کیا کونسلوں میں ان لوگوں کی کثرت ہے؟ مرکزی کونسلوں میں مسلم لیگ کے مقابل پر ان کی کیا تعداد ہے؟ اور صوبہ جاتی کونسلوں میں انکی تعداد کیا ہے؟ جہانتک مجھے علم ہے صوبہ جاتی کونسلوں میں بھی اور مرکزی کونسلوں میں بھی غیر لیگی ممبروں کی تعداد لیگی ممبروں سے بہت کم ہے۔ اور پھر عجیب بات یہ ہے کہ مرکزی کونسلوں میں غیر لیگی ممبروں کی نسبت صوبہ جاتی نسبت سے بھی کم ہے۔ جس کے یہ معنے ہیں کہ صوبہ جاتی کونسلوں میں غیر لیگی ممبروں کی نسبتی زیادتی مقامی مناقشات اور رقابتوں کی وجہ سے ہے۔ ورنہ کیا وجہ ہے کہ انہی ووٹروں نے صوبہ جات میں ایک پالیسی کے حق میں ووٹ دیئے اور مرکز کے لئے نمائندہ چنتے ہوئے دوسری پالیسی کے حق میں ووٹ دیئے۔ پھر مثلاً پنجاب ہے اسمیں یونینسٹ ممبر اصولاً اپنے آپ کو مسلم لیگ کے حق میں قرار دیتے ہیں۔ اور پاکستان کی علی الاعلان تائید کرتے ہیں۔ پس ہر یونینسٹ ہندو مسلم سمجھوتے کے سوال کے لحاظ سے درحقیقت مسلم لیگی ہے۔ بلکہ وہ تو اس امر کا مدعی ہے کہ مجھے ذاتی رنجشوں کی وجہ سے ایک طبقہ نے باہر کردیا ہے ورنہ میں تو پہلے بھی مسلم لیگی تھا اور اب بھی مسلم لیگی ہوں ان حالات میں صوبہ جاتی غیر لیگی ممبروں کی تعداد مسلم لیگی ممبروں کے مقابل پر اور بھی کم ہوجاتی ہے۔

غرض جس نقطۂ نگاہ سے بھی دیکھیں اسوقت مسلمانان ہند کی اکثریت مسلم لیگ کے حق میں ہے کانگرس گورنمنٹ اور پبلک ووٹ سب کی شہادت اسبارہ میں موجود ہے اور ان حالات میں اگر ہندوستان میں صلح کی پائیدار بنیاد رکھی جاسکتی ہے۔ تو مسلم لیگ اور کانگرس کے سمجھوتے سے ہی رکھی جاسکتی ہے

مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ باوجود اس کے شملہ کانفرنس کی ناکامی سے بددل ہوکر کانگرس نے یہ اعلان کر دیا ہے۔ کہ اب وہ مسلم لیگ سے گفتگو نہیں کریگی۔ بلکہ براہِ راست مسلمانوں کی اکثریت سے خطاب کرے گی۔ عام حالات میں تو یہ کوئی معیوب بات نہیں۔ اگر کانگرس شروع سے ہی اس نظریہ پر کاربند ہوتی۔ تو کم سے کم مَیں اسے بالکل حق بجانب سمجھتا۔ لیکن اب جبکہ مسلمان ایک متحدہ محاذ قائم کر چکے ہیں۔ کانگرس کا یہ فیصلہ ان لوگوں کے لئے بھی تکلیف دہ ثابت ہوا ہے۔ جو اس وقت تک کانگرس سے ہمدردی رکھتے تھے۔ مجھے کانگرس سے اختلاف ہے اور بہت سخت اختلاف ہے۔ مگر مَیں اس امر کا ہمیشہ قائل رہا ہوں کہ ہندو مسلم اتحاد کی بنیاد ہندوؤں کی طرف سے کانگرس کے ذریعے ہی پڑیگی۔ اور اس اتحاد کی آرزو میں شملہ کانفرنس کے ایام میں مجھے شکوہ مسلمان نمائندوں سے ہی پیدا ہوتا رہا ہے۔ اور بار بار میرے دل میں یہ خیالات پیدا ہوتے تھے۔ کہ چالیس کروڑ انسانوں کی آزادی کے لئے اگر مسلمان اپنے کچھ اور حق چھوڑ دیں تو کیا ہرج ہے۔ لیکن کانگرس کے اس اعلان نے کہ اب وہ مسلم لیگ سے بات نہیں کریگی۔ بلکہ مسلمان افراد سے خطاب کریگی میرے جذبات کو بالکل بدل دیا اور مَیں نے محسوس کیا۔ کہ جو لوگ دروازہ سے داخل ہونے میں ناکام رہے ہیں۔ اب وہ سرنگ لگا کر داخل ہونا چاہتے ہیں۔ اور اس کے معنے مسلم لیگ کی تباہی نہیں بلکہ مسلم کیرکٹر اور مسلم قوم کی تباہی ہے۔ پس اسی وقت سے مَیں نے یہ فیصلہ کر لیا کہ جب تک یہ صورت حالات نہ بدلے ہمیں مسلم لیگ یا مسلم لیگ کی پالیسی کی تائید کرنی چاہیئے۔ گو ہم دل سے پہلے بھی ایسے اکھنڈ ہندوستان ہی کے قائل تھے جس میں مسلمان کا پاکستان اور ہندو کا ہندوستان برضاء و رغبت شامل ہوں۔ اور اب بھی ہمارا یہی عقیدہ ہے۔ بلکہ ہمارا تو یہ عقیدہ ہے۔ کہ ساری دنیا کی ایک حکومت قائم ہو تا باہمی فسادات دُور ہوں۔ اور انسانیت بھی اپنے جوہر دکھانے کے قابل ہو۔ مگر ہم اس کو آزاد قوموں کی آزاد رائے کے مطابق دیکھنا چاہتے ہیں جبر اور زور سے کمزور کو اپنے ساتھ ملانے سے یہ مقصد نہ دنیا کے بارہ میں پورا ہو سکتا ہے۔ اور نہ ہندوستان اس طرح اکھنڈ ہندوستان بن سکتا ہے۔

مَیں نے یہ امور اس لئے بیان کئے ہیں تا ہماری جماعت اور ہندوستان کی دوسری جماعتیں میری اس رائے کو بخوبی سمجھ سکیں۔ جو مَیں آئندہ انتخابات کے متعلق دینے والا ہوں۔

جو صورتِ حالات مَیں نے اوپر بیان کی ہے۔ اس کو مدنظر رکھتے ہوئے مَیں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ آئندہ الیکشنوں میں ہر احمدی کو مسلم لیگ کی پالیسی کی تائید کرنی چاہیئے۔ تا انتخابات کے بعد مسلم لیگ بلا خوف تردید کانگرس سے یہ کہہ سکے۔ کہ وہ مسلمانوں کی نمائندہ ہے۔ اگر ہم اور دوسری مسلمان جماعتیں ایسا نہ کرینگی۔ تو مسلمانوں کی سیاسی حیثیت کمزور ہو جائیگی۔ اور ہندوستان کے آئندہ نظام میں ان کی آواز بے اثر ثابت ہوگی۔ اور ایسا سیاسی اور اقتصادی دھکہ مسلمانوں کو لگے گا کہ اور چالیس پچاس سال تک ان کا سنبھلنا مشکل ہو جائیگا۔ اور میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ کوئی عقلمند آدمی اس حالت کی ذمہ واری اپنے پر لینے کو تیار ہو۔ پس میں اس اعلان کے ذریعے پنجاب کے سوا (جس کی نسبت مَیں آخر میں کچھ بیان کرونگا) تمام صوبہ جات کے احمدیوں کو مشورہ دیتا ہوں۔ کہ وہ اپنی اپنی جگہ پر پورے زور اور قوت کے ساتھ آئندہ انتخابات میں مسلم لیگ کی مدد کریں۔ اس طرح کہ

(۱) جس قدر احمدیوں کے ووٹ ہیں وہ اپنے حلقہ کے مسلم لیگی امیدوار کو دیں۔

(۲) میرا تجربہ ہے کہ احمدیوں کی نیکی اور تقوے اور سچائی کی وجہ سے بہت سے غیر احمدی بھی ان کے کہنے پر ووٹ دیتے ہیں۔ پس میری خواہش ہے۔ کہ نہ صرف یہ کہ پنجاب کے باہر کے تمام احمدی اپنے ووٹ مسلم لیگ کو دیں۔ بلکہ جو لوگ ان کے زیر اثر ہیں۔ ان کے ووٹ بھی مسلم لیگ کے امیدواروں کو دلائیں۔

(۳) ہماری جماعت چونکہ اعلےٰ درجہ کی منظم ہے۔ اور قربانی اور ایثار کا مادہ ان میں پایا جاتا ہے۔ اور جب وہ عزم سے کام کرتے ہیں۔ تو حیرت انگیز طور پر لوگوں کے دلوں کو ہلا دیتے ہیں۔ مَیں ہر احمدی سے یہ بھی خواہش کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے حلقۂ اثر سے باہر جا کر اپنے علاقہ کے ہر مسلمان کو اس وقت مسلم لیگ کے حق میں ووٹ دینے کی تلقین کرے۔ اور اس قدر زور لگائے۔ کہ اس کے حلقۂ اثر میں مسلم لیگی امیدوار کی کامیابی یقینی ہو جائے۔

مَیں امید کرتا ہوں۔ کہ احمدی جماعت کے تمام افراد کیا مرد اور کیا عورتیں۔ مرد مردوں تک پہنچکر اور عورتیں عورتوں کے پاس جا کر انکے خیالات درست کرنے کی کوشش کرینگے۔ اور اس امر کو اس قدر اہم سمجھینگے۔ کہ تمام جگہوں پر مسلم لیگ کے کارکنوں کو یہ محسوس ہو جائے۔ کہ گویا احمدی یہ سمجھ رہے ہیں۔ کہ مسلم لیگ کا امیدوار کھڑا نہیں ہوا کوئی احمدی امیدوار کھڑا ہوا ہے۔ اور اس کام میں مقامی مسلم لیگ کے ساتھ پوری طرح تعاون کرینگے۔ اور جائز ہوگا۔ کہ وہ اس کے ممبر ہو جائیں۔ اگر ان کے نزدیک اور مسلم لیگ کے کارکنوں کے نزدیک ان کا شامل ہونا وہاں کے حالات کے لحاظ سے باہر رہنے سے زیادہ مفید ہو۔

جماعت کی تعداد اور اس کے رسوخ کے لحاظ سے سندھ۔ صوبۂ سرحد۔ یوپی۔ بنگال اور بہار میں احمدیہ جماعتیں خوب اچھا کام کر سکتی ہیں۔ اور مَیں امید کرتا ہوں۔ کہ وہ اس موقعہ پر بھی اپنے روایتی ایثار اور قربانی کا نمایاں ثبوت مہیا کرینگی۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

میں نے پنجاب کو مستثنیٰ رکھا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اسجگہ مسلم لیگ کے بعض کارکن بلاوجہ ہماری مخالفت کر رہے ہیں۔ مسلم لیگ ایک سیاسی انجمن ہے اور اسے اپنے دائرہ عمل کے لحاظ سے ہر مسلمان کہلانے والے کو مسلمان سمجھ کر اپنے ساتھ شریک کرنا چاہیئے۔ لیکن عجیب بات یہ ہے کہ ہماری جماعت تو ہر جگہ مسلم لیگ کا پروپیگنڈا کرتی رہی ہے مگر لاہور کے مسلم لیگ کے ایک جلسہ میں جماعت احمدیہ کو خوب خوب گالیاں دی گئیں۔ حالانکہ گالیاں دینا تو دشمن کے حق میں بھی روا نہیں۔ کجا یہ کہ ایک ایسی جماعت کو گالیاں دی جائیں جو مسلم لیگ کے بارہ میں بے تعلق بھی نہیں بلکہ اس کے حق میں ہے۔ ہمیں کہا جاتا ہے کہ یہ گالیاں دینے والے تو چند افراد ہیں مگر سوال یہ ہے کہ جو جماعت چند افراد کا منہ بند نہیں کر سکتی وہ عام جوش کے وقت کسی اقلیت کی حفاظت کس طرح کر سکیگی۔

جماعت احمدیہ نے اپنا معاملہ مسٹر جناح صاحب کی خدمت میں پیش کیا تھا انہوں نے جواب دیا ہے کہ صوبہ جاتی سوال کو صوبہ کی کونسل ہی حل کر سکتی ہے۔ مگر جہانتک میں نے غور کیا ہے۔ صوبہ جاتی کونسل ابھی اس سوال کو حل کرنیکے اپنے آپ کو قابل نہیں پاتی۔ دوسری طرف میں دیکھتا ہوں کہ یونینسٹ پارٹی نے یہ اعلان کر دیا ہے کہ وہ مرکزی نمائندگی میں مسلم لیگ کے نمائندوں کا مقابلہ نہیں کریگی یہ ایک نیک اقدام ہے اور کہتے ہیں کہ صبح کا بھولا شام کو واپس آئے تو اسے بھولا نہیں سمجھنا چاہیئے۔ اگر یونینسٹ پارٹی ایک اور قدم اٹھائے تو میں سمجھتا ہوں جہاں تک لیگ اور کانگرس کے سمجھوتے کا سوال ہے یونینسٹ پارٹی اس کے راستہ میں حائل نہیں رہیگی اور مسلمانوں کی بہتری کو مدنظر رکھتے ہوئے اسکے لیڈروں کا یہ فرض ہے کہ وہ ایسا ہی کریں پھر اگر وہ مقامی لیگ کے مقابل پر اپنے ممبر کھڑے کریں تو یہ مسلم لیگ کے نظریہ اور اس کے مخالف نظریہ کی بحث نہ ہوگی بلکہ یہ سرتاسر ایک ذاتی اور صوبہ جاتی سوال رہ جائیگا۔ میں امید کرتا ہوں کہ یونینسٹ لیڈر اس طرف توجہ کر کے اپنے نام پر سے وہ دھبہ دھو دینگے جو اسوقت انکے نام کے ساتھ چمٹا ہوا ہے اور جو ایسا بدنما ہے کہ ہم لوگ جو مسلم لیگ میں شامل نہ تھے اور ہمارے تعلقات یونینسٹ سے بہت اچھے تھے اس دھبہ کی طرف نظر اٹھا کر دیکھنے کی بھی ہمت نہیں پاتے۔

مگر یونینسٹ لیڈر جو کچھ فیصلہ کرینگے اس کا علم مجھے اس وقت نہیں اس لئے با دل ناخواستہ میں پنجاب کے متعلق یہ اعلان کرتا ہوں کہ پنجاب کے بارہ میں ہم کوئی اصولی مرکزی پالیسی سردست اختیار کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے۔ جہاں جہاں سے کوئی احمدی کھڑا ہونا چاہے میرا اول مشورہ یہ ہے کہ وہ مسلم لیگ کا ٹکٹ حاصل کرنے کی کوشش کرے اگر وہ ٹکٹ حاصل نہ کر سکے تو پھر اگر وہ یہ سمجھتا ہے۔ کہ احمدی ووٹ یا اس کی قوم کا ووٹ زیادہ ہے اور اس کا جائز حق دینے سے انکار کیا جا رہا ہے تو پھر اسے اجازت ہے کہ وہ یہ اعلان کر کے ممبری کے لئے کھڑا ہو جائے کہ میں پالیسی کے لحاظ سے مسلم لیگ سے متفق ہوں مگر چونکہ مسلم لیگ میرے حلقہ کے ووٹوں کی اکثریت کو اس کا حق نہیں دیتی اس لئے میں مجبوراً انڈیپنڈنٹ کھڑا ہو رہا ہوں۔ جبتک یونینسٹ پارٹی اپنی پالیسی کی مزید ایسی وضاحت نہیں کرتی جس سے اس کا مسلم لیگ کی مرکزی پالیسی سے پورا تعاون اور تائید ثابت ہو اور جس کے بعد شملہ کانفرنس والے حالات کا اعادہ ناممکن ہو جائے میں سمجھتا ہوں کہ کسی احمدی کو یونینسٹ ٹکٹ پر کھڑا نہیں ہونا چاہیئے۔ لیکن اگر وہ ایسا کر دے تو پھر جو شخص پنجاب کے مقامی سوالوں میں یونینسٹ سے اتفاق رکھتا ہو اس کے ٹکٹ پر اس کا کھڑا ہونا معیوب نہیں ہوگا۔ مگر پہلے میری اور مرکزی ادارہ کی تسلی اس بارہ میں ہو جانی چاہیئے۔

جہاں سے کوئی احمدی کھڑا نہیں ہو رہا وہاں کی جماعتوں کو بھی اپنے مخصوص حالات پیش کر کے امور عامہ سے اپنے حلقہ کے بارہ میں مشورہ کرنیکے بعد کوئی فیصلہ کرنا چاہیئے۔

میری اوپر کی سب ہدایتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ:۔

۱۔ پنجاب کے باہر ہر احمدی پوری طرح مسلم لیگ کی کمیٹیوں اور اس کے امیدواروں کی مدد کرے۔ اپنے اور اپنے زیر اثر ووٹ ان کو دے اور اپنے علاقہ کے لوگوں کو مسلم لیگ کے حق میں ووٹ دینے کی تلقین کرے۔

۲۔ پنجاب سے جو احمدی کھڑے ہونا چاہیں اور جنکو علاقہ کی اکثریت ایسا کرنے کا مشورہ دے وہ مسلم لیگ سے ٹکٹ حاصل کرنے کی کوشش کریں اگر مسلم لیگ ایسا نہ کرے اور ووٹر انہیں تقویت دیں تو وہ یہ اعلان کر کے کہ وہ مسلم لیگ کی پالیسی ہی کے حق میں ہیں۔ انڈیپنڈنٹ کھڑے ہوں تو مرکز کو ان پر اعتراض نہ ہوگا۔ مگر جبتک یونینسٹ پارٹی کی پالیسی کے بارہ میں ہماری تسلی نہ ہو جائے وہ اس کے ٹکٹ پر کھڑے نہ ہوں۔ ہاں اگر اس پارٹی نے اپنی پالیسی ایسی بنا لی کہ مسلم لیگ کو نقصان پہنچنے کا احتمال نہ رہے تو ہو سکتا ہے کہ امیدوار اور اس کے حلقہ کے لوگوں کی خواہش کے احترام میں اسے یونینسٹ پارٹی کی طرف سے کھڑا ہونے کی اجازت دیدی جائے مگر سردست ایسا کرنے کی میں کسی احمدی کو اجازت نہیں دیتا۔

۳۔ پنجاب کے تمام احمدی ووٹ یا زیر اثر ووٹ محفوظ رکھے جائیں اور انکے بارہ میں مرکز سے انفرادی مشورہ کرنیکے بعد کوئی فیصلہ کیا جائے۔ آپ ہی آپ فیصلہ نہ کیا جائے۔ کیونکہ صوبہ جاتی پالٹکس نے ہمارے لئے اور کوئی راستہ کھلا نہیں چھوڑا۔ والسلام

خاکسار:۔ مرزا محمود احمد (۲۱ اکتوبر ۱۹۴۵ء)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

نائیجیریا میں احمدیت کی ترقی غیروں کی نظر میں

مولوی فضل الرحمٰن صاحب حکیم مبلغ انچارج اپنی خوابوں کو حقیقت میں بدلنے کی قدرت رکھتے ہیں

نائیجیرین ڈیلی ٹائمز کا ایک مضمون

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے مبارک عہد میں خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کو افریقہ کے مختلف علاقوں میں جو غیر معمولی ترقی حاصل ہو رہی ہے۔ وہ جماعت احمدیہ کیلئے نہ صرف خوشی اور مسرت کا باعث تو ہے ہی مگر غیروں کیلئے بھی بہت مؤثر ثابت ہو رہی ہے چنانچہ نائیجیریا کے ایک بہت بااثر روزانہ اخبار "نائیجیرین ڈیلی ٹائمز" کے ۱۳ اگست ۱۹۴۵ء کے پرچہ میں ایک مضمون "ایک غیر احمدی کے قلم سے" کی تشریح کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ جس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے

سوموار ۱۷ اگست کا دن جماعت احمدیہ قادیان کی نائیجیرین برانچ کی تاریخ میں ایک مبارک دن ہوگا۔ اسلئے کہ جیسا کہ اخبارات میں اعلان ہو چکا ہے احمدیہ دارالتبلیغ اوڈنگبو اونیو (لیگوس) کا سنگ بنیاد رکھا جائے گا۔ انجمن احمدیہ نائیجیریا کا جو الحاج حکیم فضل الرحمٰن صاحب کی قیادت میں کام کر رہی ہے۔ اپنے مرکز قادیان (ہندوستان) سے بہت گہرا تعلق ہے۔

دو سال کا عرصہ ہوا کہ انہوں نے ۲۱ اوجوگو ا سٹریٹ میں اپنی مرکزی مسجد تعمیر کی تھی۔ جس کا سنگ بنیاد صدر انجمن احمدیہ کے ایک مخلص اور سرگرم ممبر ڈاکٹر سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ جج فیڈرل کورٹ انڈیا نے رکھا تھا۔ اور سر برنارڈ بورڈیلن گورنر نائیجیریا نے صدارتی فرائض سرانجام دیئے تھے۔

ہمیں معلوم ہوا ہے کہ انجمن احمدیہ کے مقامی ممبر اس تقریب کو شاندار بنانے کے لئے ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔ متعدد شہری عمائدین کو دعوت نامے بھیجے گئے ہیں۔

مسلمانوں کی غیر معمولی سرگرمیاں

آجکل لیگوس کے مسلمان اپنے اپنے فرقہ و مذہب کی کامیابی اور کامرانی کے لئے بڑی سرگرمیوں اور کوششوں کے مظاہرے کر رہے ہیں۔ اور اس سلسلہ میں کئی مسلم انجمنوں نے نہایت شاندار مساعی اور اعانت کا اظہار کیا ہے۔ اور ان کی مساعی جمیلہ وقتاً فوقتاً منظر عام میں آتی رہی ہیں۔

مقامی جماعت احمدیہ کی اپنے مذہب سے دلچسپی اور خلوص کا پتہ علاوہ اور متعدد ذرائع کے اس سے بھی ہو سکتا ہے کہ اس نے اپنی شاندار مرکزی مسجد کی تعمیر پر رقم کثیر صرف کرنے کے جلد ہی بعد احمدیہ دارالتبلیغ کی تعمیر کے لئے ایک بہت بڑا فنڈ فراہم کرنا شروع کر دیا ہے۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ نائیجیریا کی مرکزی جماعت اپنی مختلف شاخوں سے تعلق کی وجہ سے اپنی امداد سے انکی مالی امداد پہنچانے کی ہمت میں بہت کچھ اضافہ کر دے گی۔ جیسا کہ تعمیر مسجد کے موقع پر انہوں نے ایک ہزار پونڈ کی کثیر رقم سے اعانت کی تھی۔ مگر کہیں اس رقم کو چھوڑ کر جو انہوں نے نہایت ہی خوش کن اعتراف شاندار مظاہرہ کے طور پر بھیجی تھی۔ باقی تمام اخراجات ان چندوں سے پورے کئے گئے۔ جو ممبر ملک کے لوگوں نے اپنے پاس سے دیئے۔

یہ امر بالکل واضح ہے کہ یہ جماعت اپنے فرائض کی اہمیت سے بخوبی آشنا ہے اور اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ یہ جماعت اپنے مقصد کو حاصل کر کے ہی دم لے گی۔ جس کا اظہار اس کے افراد کے مسلسل اور بے دریغ چندوں کے علاوہ ان مساعی سے بھی ہوتا ہے۔ جو انہوں نے مسجد کی تعمیر میں عملی طور پر کیں۔ مقامی جماعت احمدیہ کے ممبران کو اکثر بارش کے دوران میں شام کو بہت دیر تک اپنے ہاتھوں سے مسجد کی تعمیر میں کام کرتے دیکھا گیا ہے یہی وجہ ہے کہ انہوں نے نسبتاً بہت ہی جلد اس کی عمارت کو مکمل کرا لیا۔ حالانکہ وہ دن بھر کسب معاش کے لئے روزانہ کام بھی کرتے تھے۔

مقامی جماعت احمدیہ بہت ہی خوش قسمت ہے کہ اسے مولوی حکیم فضل الرحمٰن صاحب جیسے مستعد رہنما کی قیادت نصیب ہے۔ جن کی غیر معمولی استعداد اور ذہنی و تنظیمی قابلیت سے ہر وہ شخص آگاہ ہے۔ جو انہیں جانتا ہے۔ الحاج حکیم صاحب گولڈ کوسٹ سے تبدیل ہو کر یہاں آتے ہیں۔ آپ کا وہاں کا کام جو چند ہی سالوں میں ایک وسیع تبلیغی مشن قائم کرنے کے وسیع تعلیمی پروگرام پر مشتمل ہے اس امر کی روشن دلیل ہے کہ آپ ایک ایسے انسان ہیں جو کسی بڑے کام کا تصور ہی نہیں کرتے۔ بلکہ اپنی خوابوں کو حقیقت میں بدلنے کی قدرت بھی رکھتے ہیں اور ان کی رہنمائی میں ابھی بہت بڑے بڑے کاموں کے ✻✻ سرانجام پانے کی توقع ہے۔ جو صرف ان کی اپنی جماعت کی بہبودی اور ترقی تک ہی محدود نہ ہوں۔ بلکہ سارے کا سارا نائیجیریا کی بھلائی سے متعلق ہوں۔ معلوم ہوا ہے کہ جماعت احمدیہ نائیجیریا کے اس مقتدر امام کے پیش نظر ایک وسیع تعلیمی پروگرام ہے جس کا آغاز وہ دارالتبلیغ کی تعمیر کے بعد کریں گے۔ اور اس کی تکمیل کے لئے آپ نے اپنے مرکز قادیان سے ۱۲ عربی اور انگریزی کے عالم ٹیچر اور گریجوایٹوں کا مطالبہ کیا ہے۔ تاکہ وہ اس کام میں ان کے ممدو معاون ہوں۔ اور ہمیں سے سارا نائیجیریا [illegible]

170

مشرقی افریقہ کو ایک اور مجاہد کی روانگی

جو دوست مل سکتے ہوں۔ انہیں سٹیشنوں پر ملیں

مولوی نورالحق صاحب انور مبلغ تحریک جدید مشرقی افریقہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۴۵ء بروز سوموار شام ساڑھے چھ بجے کی گاڑی سے افریقہ روانہ ہو رہے ہیں۔ دوست اسٹیشن پر انہیں الوداع کہنے اور دعا کرنے کیلئے تشریف لائیں سحر کل ہی فرنٹیئر میل پر سوار ہوں گے۔ جو دوست ان سے راستے کے سٹیشنوں پر مل سکیں ملیں۔ اور دعا فرمائیں اور جو نہ مل سکیں وہ سب بھی ان کے لئے دعا فرمائیں۔ کیونکہ وہ سب جماعت کے فریضہ تبلیغ کی ادائیگی کیلئے تحریک پر جا رہے ہیں

عبدالمغنی ناظم تبلیغ بیرون ہند تحریک جدید

عاجزانہ درخواست دعاء

رب اوزعنی ان اشکر نعمتک التی انعمت علی وعلی والدی وان اعمل صالحاً ترضاہ وادخلنی برحمتک فی عبادک الصالحین۔ ارض مقدس قادیان کی پاکیزہ فضا میں ایک لمبا عرصہ رہنے کے بعد مَیں کل ۲۱ اکتوبر شام کی گاڑی سے تبلیغ کے لئے مشرقی افریقہ جا رہا ہوں۔ جس مبارک بستی میں مَیں نے اپنا بچپن اور جوانی کا اکثر حصہ گزارا اس کو چھوڑتے ہوئے فطرتاً ایک گونہ تکلیف محسوس کرتا ہوں۔ تاہم جس مقصد کے لئے مَیں جا رہا ہوں وہ اتنا اہم ہے کہ اس کے پیش نظر یہ رنج کم ہو جاتا ہے۔ جو ذمہ داری میرے سپرد کی گئی ہے۔ وہ اتنی اہم اور بھاری ہے کہ اپنی ناکامی دیکھتے ہوئے شرمندگی سی ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں کو دیکھتے ہوئے امید وار ہوں کہ اگر وہ نوازنا چاہے تو اپنے الطاف و کرم سے مجھ بے مایہ کو بھی نواز سکتا ہے۔ ع شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدا را۔

پس اسی کے آستانہ الوہیت پر سربسجود ہوتے ہوئے اور اسی پر توکل کرتے ہوئے اسکے دین کی خدمت کی تمنا لئے ہوئے جا رہا ہوں۔ نہایت قلیل وقت میں اطلاع کے باعث شاید سب احباب کو مل بھی نہ سکوں۔ ان سطور کے ذریعہ صرف اتنی درخواست ان کی خدمت میں کرتا ہوں کہ احباب اپنی مخلصانہ دعاؤں میں ضرور مجھے یاد رکھیں خصوصیت سے صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عاجزانہ التماس ہے کہ وہ خاص طور پر میرے لئے دعا فرماتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ میری کمزوریوں اور کوتاہیوں سے چشم پوشی فرماتے ہوئے خدمت اسلام کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے اور میری زندگی و موت اسی کی راہ میں ہو۔ آمین

خاکسار۔ دعاؤں کا طالب:۔ نورالحق انور ۲۱۔ اخاء ۱۳۲۴ ہجری شمسی

مولوی محمد علی صاحب کیلئے بائیس ہزار روپیہ انعام

مولوی محمد علی صاحب کی گزشتہ سالہا سال کی تحریروں سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ حضرت مرزا صاحب کو ربانی مجدد کے علاوہ مسیح موعود اور مہدی آخرالزمان اور نبی رسول مانتے رہے ہیں۔ اور آپ کے منکروں کو کافر اور اسلام سے خارج سمجھتے ہیں مگر جب سے وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ سے کٹ کر غیر احمدیوں سے جا ملے ہیں۔ اس وقت سے ان کی خوشنودی و مالی امداد حاصل کرنے کے لئے یہاں تک دھوکہ دیتے ہیں کہ "حضرت مرزا صاحب مجدد تھے۔ اور ان کے انکار سے کوئی کافر نہیں ہوتا۔ وہ ہرگز نبی نہ تھے۔ نہ انہوں نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ یہ صرف قادیانی فریق کا افتراء ہے" تو ہم کہتے ہیں کہ اگر آپ کے یہی عقائد ابتداء میں تھے۔ اور اب بھی یہی ہیں۔ اور انہیں کو آپ صحیح سمجھتے ہو تو کیوں آپ ایک پبلک جلسہ میں اس کا حلفاً اظہار نہیں کرتے۔ جس کے لئے ہم آپ کو تین سال سے بائیس ہزار کا چیلنج دے رہے ہیں۔ اور پھر بار بار یاد بھی دلاتے رہتے ہیں۔ حق کیا ہے۔ وہ آپ اپنے دل میں خوب سمجھتے ہو اسی لئے تو حلف اٹھانے کی جرأت نہیں کرتے۔ مگر یہ دو رنگی کھیل کب تک کھیلتے رہو گے۔ دیکھو خدا کے پاس جانے کے دن قریب آ رہے ہیں۔ کچھ تو اس کا خوف کرو۔

مولوی محمد علی صاحب کے ہمخیالوں کے لئے دو ہزار روپیہ انعام

جو اصحاب مولوی صاحب کے ہم خیال ہیں۔ ان کو بھی دو ہزار روپے کے انعام کے ساتھ چیلنج دیا جاتا ہے کہ مولوی صاحب کو حلف کے لئے تیار کریں۔ اور ہم سے دو ہزار روپیہ انعام لیں

ہماری طرف سے جملہ ایک لاکھ روپے کے مختلف انعامات کا ایک رسالہ مع شرائط حلف اردو و انگریزی زبان میں شائع کیا گیا ہے۔ صرف کارڈ آنے پر مفت روانہ کر دیا جاتا ہے

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

Digitized By Khilafat Library Rabwah

شیخ عبدالرحمن صاحب مصری کی منطق

از سید محمود اللہ شاہ صاحب

انگریزی میں ایک محاورہ ہے کہ عموماً وہ لوگ جو تبدیل مذہب کرتے ہیں یا سیاسی عقائد کا جبہ بدل لیتے ہیں وہ اُس مذہب یا سیاسی عقیدہ کے پرانے اور قدیم پیروؤں سے زیادہ جوشیلے۔ زیادہ کٹر اور متشدد حامی ہو جاتے ہیں۔ بیچارے شیخ عبدالرحمن صاحب مصری کی ساری عمر اسی ادھیڑبن میں گزری پہلے ہندو تھے پھر نومسلم بنے اب تو غیر مبایع کہلاتے ہیں۔ جب مبایع تھے تو اس وقت اپنے آپ کو خلافت حقہ ثانیہ کا خود ساختہ ستون سمجھتے تھے۔ ان کی اس دور کی بیس سالہ کمائی یعنی ان کی تقریریں اور مضامین پڑھ کر دیکھ لیجئے بال کی کھال اتار کر انہوں نے برعم خود رکھدی جب مصری صاحب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی محبت اور حضور کی ثناء میں رطب اللسان تھے۔ تو معلوم یہی ہوتا تھا کہ احسانات کا شکریہ ادا کر رہے ہیں اور آئندہ کے لئے اپنی عزت بڑھانے کی ہوس میں اپنی تقریروں کو بطور سیڑھی استعمال کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔

اب جب سے مصری صاحب مولوی محمد علی صاحب کے حاشیہ نشین بنے ہیں دن رات اسی فکر میں غلطاں رہتے ہیں کہ مولوی صاحب کا مقام حقائق سے دور ہٹکر اور واقعات کے سراسر خلاف چل کر اپنی قوت منطق سے بلند کر کے خود بھی عروج حاصل کریں۔

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کو اپنی بارگاہ عزت سے نوازا اور اس زمانہ میں جب کہ ہر ملک اور ہر قوم میں دعیان اصلاح کا ٹڈی دل نمودار ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے امتیازی شان کے ساتھ حضور اقدس کو مصلح موعود کے اعلےٰ مقام پر کھڑا کیا۔ تو شیخ صاحب کی رگِ حمیت پھڑک اٹھی۔ اور یہ خشک منطقی اور بے کیف فلسفی کتابوں کی چھان بین کرنے لگ گیا اور آخری بڑی کدو کاوش کے بعد مولوی محمد علی صاحب کے لئے ایک حدیث تلاش کر ہی لی۔ نواب صدیق حسن خان صاحب کی کتاب حجج الکرامہ کے حوالہ سے ایک حدیث لیکر مصری صاحب نے چار قسطوں میں ایک مضمون لکھا ہے۔ اور ابھی "باقی دارد" والی سسکی ساتھ ہے۔

میں نے ان کے مضمون کو بغور پڑھا ہے مصری صاحب کا منطقیانہ استدلال عموماً مضحکہ خیز ہے۔ مثلاً "قحطانی" اور "سریہ" والی توجیہ محض دل لگی ہے۔ ہر چھوٹا گروہ اسے اپنے اوپر چسپاں کر سکتا ہے۔ ابتدائے خلافت حقہ ثانیہ کے زمانے میں شیخ صاحب کے ممدوح دعوے سے کہتے تھے کہ جماعت کی زبردست اکثریت ان کے ساتھ ہے۔ اب حقیر ترین اقلیت والی حالت میں شیخ صاحب انہیں "سریہ" یعنی چھوٹے لشکر کا امیر اور فاتح عیسائیت بنا رہے ہیں۔

واقف کار لوگ جانتے ہیں یہ کھیل کوئی مشکل نہیں آج اگر شیخ صاحب آغاخانی ہو جائیں یا بہائی تو میں اپنے پرانے علم اور تجربہ کی بنا پر (شیخ صاحب دو تین سال میرے شاگرد رہے ہیں۔ اسی لئے انکا نفسیاتی تجزیہ کر رہا ہوں) یقین رکھتا ہوں کہ ژند اوستا میں سے اپنے نئے عقائد کی تصدیق میں مواد نکال لائینگے۔ اسلام کے آخر جتنے فرقے ہیں سب ہی احادیث کی آڑ لیتے ہیں یا آیات قرآن پاک کی پناہ۔

ایک آغاخانی مبلغ نے ایک موقعہ پر ہمارے چند احمدی دوستوں سے نیروبی میں کہا تھا کہ "اَحْصَيْنٰهُ فِیْ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ" میں صاف اور بین الفاظ میں سر آغا خان کا ہی تو ذکر ہے۔

غرضکہ شیخ صاحب جو کھیل آج کھیل رہے ہیں بہت پرانا اور فرسودہ ہے۔ طرز استدلال تمام و کمال کھوکھلا ہے۔ نادان سے نادان شخص بھی دھوکا نہیں کھا سکتا۔ جوں جوں شیخ صاحب اپنے ممدوح کو "بڑا" بنا رہے ہیں مولوی صاحب اپنی جبلی عادات کے باعث اور نیچے گر رہے ہیں۔ ان کے خطبات جو رمضان المبارک میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ میرے اس قول کا آئینہ ہیں۔ خطبہ کا موضوع اگر قبولیت دعا یا محاسن قرآن کریم ہے تو بھی ہیر پھیر کر کسی نہ کسی بہانہ اور حیلے سے ہمارے آقا فداہ قلبی و مہجتی کی مذمت پر مولوی صاحب پوری بوکھلاہٹ کے ساتھ اتر آتے ہیں۔ وحی الٰہی نے ہمارے آقا کا نام "محمود" رکھا ہے۔ اس لئے ہر قسم کی بدزبانی حضور کے خلاف بدگوئی کرنے والے کے منہ پر ہی لعنت بنکر گرتی ہے۔

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کو اللہ تعالیٰ اپنے قرب اور شرف تکلم سے نواز رہا ہے۔ امورِ غیبیہ حضور پر ظاہر ہو رہے ہیں ایک عالم حضور کی طرف کھنچا چلا آ رہا ہے۔ "کَاَنَّ اللّٰہَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ" کا جہاں مظاہرہ ہو رہا ہو۔ وہاں مصری صاحب کی کیا بضاعت ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کو اپنے منطقی دلائل کے ساتھ مقابلہ میں لا سکیں۔ مدعی سست اور گواہ چست والا قصہ ہے۔

اہل پیغام سے چند سوال

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے "حقانی تقریر بر واقعہ وفات بشیر" یعنی سبز اشتہار میں جو بشیر اول کی وفات سے ۲۷ ستائیس روز بعد لکھا گیا تھا۔ پنڈت لیکھرام صاحب کے اعتراض کا جواب دیتے ہوئے تحریر فرمایا ہے کہ

"وہ اشتہار ۸ر اپریل ۱۸۸۶ء کا ذکر کر کے اسکی یہ عبارت اپنے اشتہار میں لکھتا ہے۔ کہ اس عاجز پر اسی قدر کھل گیا۔ کہ لڑکا بہت ہی قریب ہونیوالا ہے۔ جو ایک مدت حمل تک تجاوز نہیں کر سکتا لیکن اس عبارت کا اگلا فقرہ کہ "یہ ظاہر نہیں کیا گیا کہ جو اَب پیدا ہوگا یہ وہی لڑکا ہے۔ یا وہ کسی اور وقت میں نو برس کے عرصہ میں پیدا ہوگا"۔ اس فقرہ کو اس نے عمداً نہیں لکھا کیونکہ یہ اس کے مدعا کو مضر تھا اور اس کے خیال فاسد کو جڑ سے کاٹتا تھا"۔ (حاشیہ صہ ۲)

غیر مبایعین سے درخواست ہے کہ وہ بتائیں۔ اوّل پنڈت لیکھرام صاحب کا "مدعا" اور "خیال فاسد" کیا تھا۔ دوم جو فقرہ اس نے عمداً نہیں لکھا تھا۔ "یہ اس کے مدعا کو" کیونکر "مضر" اور "اس کے خیال فاسد" کو کس طرح "جڑ سے کاٹتا" ہے۔ سوم اس میں الفاظ "وہی" اور "وہ" سے مصلح موعود کی طرف اشارہ ہے یا بشیر اول کی طرف۔ چہارم اس فقرہ میں حضرت اقدس علیہ السلام کے نزدیک نو برس کے اندر کس کے پیدا ہونے کا ذکر ہے مصلح موعود کا یا بشیر اول کا۔

خاکسار تاج الدین لائلپوری

اجتماع خدام میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا وقف تجارت کے متعلق ارشاد

قادیان ۲۱ر اکتوبر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر علاوہ دیگر ہدایات کے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ چونکہ قومی ترقی کے لئے تجارت وصنعت ضروری ہے۔ اس لئے نوجوان اس طرف خاص طور پر توجہ کریں۔ حضور نے فرمایا کہ اس سلسلے میں چند دن قبل خطبہ جمعہ میں وقف نمبر ۲ کی تحریک کی ہے۔ جس میں اُن نوجوانوں کو بلایا گیا ہے۔ جو اس رنگ میں وقف کریں کہ جہاں اُن کو بھیجا جائے۔ وہاں جا کر تجارت کریں اور تبلیغ بھی کریں۔ حضور نے اندازہ لگا کر بتایا کہ اس وقف کے لئے قادیان سے ہی سینکڑوں نوجوان آ سکتے ہیں۔

دوسرا امر جس کی طرف حضور نے توجہ دلائی وہ یہ ہے کہ احمدی نوجوان صنعتوں کی طرف توجہ کریں اور حضور نے اس امر کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارے نوجوان موٹر ڈرائیوری۔ موٹر کی مرمت سائیکل کی مرمت۔ دیگر مشینوں کی مرمت لوہاری اور نجاری وغیرہ سیکھیں۔ اس طرح ہماری قومی ترقی میں بہت سہولتیں پیدا ہو جائینگی۔

پس جماعت کے نوجوانوں کو ہوشیار ہو جانا چاہئے اور جن امور کے متعلق حضور نے گزشتہ ایام میں خاص طور پر توجہ دلائی ہے۔ اس طرف پوری توجہ کریں۔ کیونکہ امام کی کامل اطاعت ہی قوموں کو ترقیات کا وارث بناتی ہے۔

چاہئے کہ نوجوانانِ سلسلہ اور خاص طور پر قادیان کی مقدس بستی کے نوجوان جن کی طرف حضور نے اشارہ فرمایا ہے۔ توجہ فرمائیں اور حضور کے ارشاد کو پورا کر کے حضور کی دعاؤں کے وارث ہوں۔

نوجوانو آؤ اور اپنی زندگیاں تجارت کے لئے وقف کر کے دنیا و دین دونو کی ترقیات کے حامل ہو جاؤ۔

(خواجہ عبدالکریم ناظم تجارت)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

وصیت

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے ۔ سکرٹری مقبرہ بہشتی

نمبر ۸۵۷۲ منکہ بشیر احمد ولد منشی مولا بخش صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن بھیبیاں حال سلطان پورہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۵/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ۔ میری اوسط ماہوار تنخواہ ۹۰/- روپے ہے ۔ الاؤنس ۲۴/- روپے ۔ کل ۱۱۴/- روپے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں ۔ جو جائیداد آئندہ پیدا کروں گا اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا ۔ میرے مرنے پر اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ ماہوار آمدنی کی کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہوں گا ۔ العبد بشیر احمد موصی ۔ گواہ شد محمد اسحٰق بی اے کلرک ریکو اکاؤنٹس آفس لاہور گواہ شد ۔ چودھری خورشید احمد انسپکٹر وصایا ۔

حَبِّ جند

یہ گولیاں اعصابی اور دماغی کمزوری کے لئے بے حد مفید ہیں ۔ ہسٹیریا ۔ مراق کے لئے نہایت مجرب ثابت ہوئی ہیں ۔

قیمت یکصد گولیاں اٹھارہ روپے ؏

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

سندھ کی اراضی کیلئے منشیوں کی ضرورت

زمیندارہ خاندان سے تعلق رکھنے والے اور زمیندارہ کام سے اچھی طرح واقف ہوں ۔ تعلیم مڈل ۔ محنتی دیانتدار ۔ مخلص اور صحت مند منشیوں کی ضرورت ہے ضرورت مند احباب اپنی درخواستیں پریذیڈنٹ صاحبان کی تصدیق سے بھجوائیں ۔ تنخواہ ۴۰/- روپے جنگ الاؤنس نو روپے کے علاوہ ایک من غلہ بھی ماہوار دیا جائے گا ۔

دفتر اراضی سندھ واقع دفتر ڈاک قادیان

تابناشد در مقابل روئے مکروہ و سیاہ
کس چہ داند قیمتے جمال شاہد گلفام را

خالص اور اصلی ادویات تو طبیہ عجائب گھر کی خصوصیات ہیں ۔ مگر ان کے علاوہ اس لئے کہ حسن بھی بدصورتی سامنے نہ ہو ۔ حسن کی قدر و قیمت کا صحیح اندازہ نہیں کیا جا سکتا ۔ اس لئے میں نے احباب کے طبی شعور کو ترقی دینے کی غرض سے نقلی اور بازاری اشیاء بھی رکھی ہوئی ہیں ۔ آپ کو جب بھی موقع ملے ۔ تو اپنی طبی معلومات کو بڑھانے کے لئے میرے ہاں تشریف لائیں ـــــ اور اصل و نقل کو ملاحظہ فرمائیں

حکیم عبدالعزیز خان حکیم حاذق مالک طبیہ عجائب گھر قادیان

ہر احمدی کی زبردست خواہش ہے

ہر احمدی کی زبردست خواہش ہے کہ اسے حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع حضور ایدہ اللہ کے **ملفوظات خطبات ۔ ارشادات اور تازہ رویا و کشوف و الہامات** بلا ناغہ پہنچتے رہیں اس کی یہی صورت ہے کہ جن خریداران الفضل کے نام وی ۔ پی بھیجے جا رہے ہیں ۔ وہ انہیں وصول کر لیں ۔ ورنہ

اخبار بند ہو جائے گا

اور وہ اس روحانی فائدے سے محروم ہو جائیں گے ۔ دفتر کو جو مالی نقصان ہوگا وہ اس کے علاوہ ہے ۔ (مینجر)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

خرید اراضی

جملہ احباب سے درخواست ہے کہ اگر ان کے پاس محلہ دارالانوار ۔ محلہ دارالبرکات ۔ محلہ دارالفضل ۔ محلہ دارالرحمت یا دیگر محلہ جات میں اراضیات برائے فروخت ہوں تو وہ میرے پاس فروخت کر سکتے ہیں ۔

خاکسار:۔ خان محمد عبداللہ خان ۔ دارالسلام قادیان

ضرورت ڈرائیور

ایک ایسے محنتی ۔ میکینک ڈرائیور کی ضرورت ہے ۔ جو کہ کم از کم چھ سات جماعت تک تعلیمی قابلیت رکھتا ہو ۔ زمیندارہ طبقہ سے ہو ۔ درخواست کے ساتھ سرٹیفکیٹ آنے چاہئیں ۔ تنخواہ للعہ سے ۵۰ تک حسب لیاقت دی جائیگی

خاکسار:۔ خان محمد عبداللہ خان ۔ کوٹھی دارالسلام قادیان

اپنی ملکی صنعتوں کو فروغ دیجیے
اپنی زندگی کے معیار کو بلند کیجیے

آپ کے کارخانہ میں اصلی سنٹ سے ہر رنگ اور ہر ڈیزائن کے نہایت عمدہ اور پائیدار بٹن تیار ہوتے ہیں ۔ ٹیلر ماسٹر صاحبان براہ راست مال ہم سے منگوا کر اپنا روپیہ بچائیں ۔ موسم شروع ہے مال کی زیادتی کے پیش نظر اپنا آرڈر جلد ارسال فرمائیں

سردار عطاء اللہ خان بی اے سول پروپرائٹر

دی اینگل مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان

حبِ اٹھرا (رجسٹرڈ)
اٹھرا کا مجرب علاج

جو مستورات اسقاط کے مرض میں مبتلا ہوں ۔ یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں ان کے لئے حب اٹھرا رجسٹرڈ نعمت غیر مترقبہ ہے حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ شاہی طبیب جموں و کشمیر نے آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے ۔ حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے ۔ اٹھرا کے مریضوں کو اس دوا کے استعمال میں دیر نہ کرنا گناہ ہے ۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولہ ۔ یکدم منگوانے پر بارہ روپے عہ

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح اول رضؓ

دواخانہ معین الصحت قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کا دوسرا دن

قادیان ۲۰ر اکتوبر۔ اس دفعہ خدام الاحمدیہ کا مقام اجتماع محلہ دارالشکر کا میدان تھا۔ جہاں خدام کے خیمے نصب تھے۔ اور ان میں مقامی اور بیرونی ۱۰۶۳ خدام قیام پذیر ہوئے۔ آج صبح ۴ بجکر ۴۵ منٹ پر خدام کو تہجد کی نماز کے لئے بیدار کیا گیا۔ نماز تہجد خیموں میں ادا کی گئی۔ پھر صبح کی نماز پڑھی گئی۔ اور سات بجے ورزش اجتماعی ہوئی۔ اس کے بعد چنوں کا ناشتہ کرنے کے لئے وقت دیا گیا۔ ۸½ بجے علمی مقابلے شروع ہوئے۔ جس میں بلا کسی وار نماز باترجمہ۔ حفظ قرآنمجید ترجمہ قرآن مجید۔ مطالعہ احادیث وحفظہا۔ مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے امتحانات لئے گئے۔ تا معلوم ہوسکے۔ کہ دوران سال میں خدام نے کس قدر دینی تعلیمات حاصل کی ہیں۔ "انصار سلطان القلم" کے ماتحت "جنگ کے متعلق اسلامی احکام اور ان کی دیگر مذاہب پر فضیلت" تحریری مقابلہ ہوا۔ پھر حسب ذیل کھیلیں ہوئیں۔ (۱) تین ٹانگ کی دوڑ (۲) سو گز کی دوڑ۔ (۳) اونچی آواز کا مقابلہ (۴) پول والٹ (۵) کلائی پکڑنا۔ ان کے علاوہ اونچی آواز تیز نظری۔ مشاہدہ ومعائنہ۔ اور قوت شامہ کا مقابلہ ہوا۔ اسی اثناء میں ۱۲ بجکر ۲۱ منٹ پر صدر محترم نے لوائے خدام الاحمدیہ لہرایا۔ اس وقت خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام صاحبزادگان جو خدام کے مجمع میں موجود تھے۔ جھنڈے کے نیچے کھڑے تھے۔ ۱½ بجے دوپہر کا کھانا تقسیم کیا گیا۔ کھانا کھانے کے بعد ظہر وعصر کی نمازیں ادا کی گئیں۔ پھر ورزشی مقابلے شروع ہوئے۔ روک دوڑ۔ لمبی چھلانگ۔ پیغام رسانی اور کبڈی کا مقابلہ ہوا۔ اور حفظ ذہنی کا امتحان لیا گیا۔ نماز مغرب وعشاء کے بعد خدام نے کھانا کھایا۔ رات کو علمی مقابلے ہوئے۔ جن میں ترجمہ قرآن۔ حفظ قرآن۔ مطالعہ احادیث وعام دینی معلومات کے متعلق نہایت اہم سوالات کئے گئے۔ جو مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب۔ مکرم حافظ مبارک احمد صاحب مکرم مولوی ظفر محمد صاحب اور مکرم مرزا بشیر بیگ صاحب ایک ایک خادم سے کرتے تھے۔ اور وہ لاؤڈ سپیکر پر جواب دیتے تھے۔ اس کے بعد تنقید عمل کا پروگرام شروع ہوا۔ جس میں چھ اصحاب نے اپنے اپنے ہاں کی بعض مشکلات مجلس مرکزیہ کے سامنے پیش کیں۔ اور کچھ استفسارات کئے۔ جن کا حل مہتمم صاحب وقار عمل ومہتمم صاحب تنقید نے پیش کیا۔ پھر معتمد صاحب اور صاحب صدر نے تقریریں کیں۔ اس پر پروگرام ختم ہوا۔ اور ۱۰½ بجے رات خدام کو شب بخیر کہا گیا۔

۲۱ر اکتوبر ۱۹۴۳ء۔ آج ۵ بجکر ۵۵ منٹ پر فجر کے لئے اذان دی گئی۔ نماز کے بعد ورزش اجتماعی ہوئی۔ جس میں اراکین نے دوڑ لگائی اور پی ٹی ہوئی۔ ورزش کے بعد دانتوں کی صفائی کے لئے مسواکیں تقسیم کی گئیں۔ اور سب نے دانت صاف کئے۔ پھر چنوں کا ناشتہ کرنے کے لئے وقت دیا گیا۔ اور ۸½ بجے انتخاب صدر کے لئے تمام اراکین اپنی اپنی مجلس کی ایک ترتیب سے جلسہ گاہ میں بٹھائے گئے۔ نمائندگان وبیرونی خدام کے لئے الگ الگ جگہ مقرر تھی۔ ابھی انتخاب کی کارروائی شروع ہی ہوئی تھی۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز تشریف لائے۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی آمد پر انتخاب صدر کی کارروائی ملتوی کردی گئی۔ حضور نے دس بجے سے پونے بارہ بجے تک پونے دو گھنٹہ تقریر فرمائی۔ اور قیمتی نصائح سے خدام الاحمدیہ کو متمتع فرمایا۔ اس کے بعد حضور نے خدام الاحمدیہ کو کھڑا کر کرکے معلوم کیا۔ کہ دینی علوم میں اس سال انہوں نے کتنی ترقی کی ہے۔ اور کس قدر قرآن کریم باترجمہ پڑھا ہے۔ اس کے بعد حضور نے فرمایا۔ کہ پچھلے سال سے ترقی ہے۔ مگر تسلی بخش نہیں۔ امید ہے اگلے سال خدام اس سے بہتر نمونہ پیش کریں گے۔ اس کے بعد حضور نے اطفال الاحمدیہ کے کیمپوں کا معائنہ فرمایا۔ حضور کے سامنے ہر حزب کے سائق نے بلند آواز سے اپنا اپنا شعار دوہرایا۔ اور حضور نے ہر لائن کے پاس کھڑے ہوکر سنا۔ معائنہ اطفال کے بعد حضور تشریف لے گئے۔

اس کے بعد پھر انتخاب صدر کی کارروائی شروع ہوئی۔ آراء شماری کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ اگلے سال کے لئے صدر کا اعلان حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری کے بعد کیا جائیگا بعد ازاں کھانا تقسیم کیا گیا۔ جس سے فارغ ہوکر ظہر وعصر کی نمازیں ادا کی گئیں۔ نمازوں کے بعد مجلس شوریٰ کا انعقاد ہوا۔ جس میں ایجنڈا پیش کیا گیا۔ اور نمائندگان سے موافق ومخالف آراء لی گئیں۔ اور تجاویز کا فیصلہ کیا گیا۔ اس کے بعد مختلف اخلاقی۔ علمی۔ ورزشی مقابلوں میں اول ودوم رہنے والوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ بالآخر صدر محترم نے دعا فرمائی۔ کہ جس طرح ہم کو اللہ تعالیٰ نے قیام اجتماع میں دن اور راتیں وقف کرنے کی توفیق بخشی۔ اسی طرح ہمارے تمام دن اور راتیں خدا تعالیٰ کے لئے وقف کرنے کی توفیق دے۔

دیگر انتظامات

طبی امداد۔ مقام اجتماع میں طبی امداد کا انتظام تھا۔ جس میں متعدد خدام ڈاکٹر کام کرتے تھے۔ طبی امداد اکثر مرہم پٹی وغیرہ کی صورت میں کی گئی۔ کیمپ میں برقی روشنی۔ اور گیس کے لیمپوں کا انتظام تھا۔ مختلف جگہوں پر تین پانی کے نلکے لگائے گئے۔ مقام اجتماع کے اردگرد بھی ہر وقت باری باری خدام کا پہرہ رہتا۔ اور آنے جانے والوں کے پاس جاری کئے جاتے۔ رات کو تمام قادیان میں خدام کا پہرہ لگایا گیا۔ رات کو کیمپ کے احاطہ میں جانے کے لئے خواتین کو بھی برعایت پردہ اجازت دی گئی۔ جو ایک طرف بیٹھ کر دینی باتیں سنتی رہیں۔

اطفال احمدیہ

خدام کے پاس ہی اطفال بھی نگرانوں کے زیر انتظام خیمہ زن تھے۔ اطفال کی تعداد ۳۶۴ اور ان کے خیموں کی تعداد ۴۴ تھی۔ ان کے تمام انتظامات علیحدہ تھے۔ انہیں بھی ورزشی کھیلیں کرائی گئیں۔ تعلیم وتربیت کے پروگرام پر عمل کیا گیا۔ ان کے متعلق تفصیلی رپورٹ پھر درج کی جائیگی۔

ٹوکیو ۲۱ر اکتوبر۔ بڑے بڑے جنگی مجرموں پر مقدمہ چلانے کے لئے ایک کمیشن مقرر کیا گیا ہے۔ اس وقت ایسے ۶ سو مجرموں کو امریکن فوجوں نے پکڑا ہے۔ خیال ہے۔ کہ ان کی تعداد کئی ہزار تک پہنچ جائیگی۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۲۱ر اکتوبر۔ حکومت نے اعلان کیا ہے۔ کہ فلسطین میں داخل ہونے والے یہودیوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ جو جہاز ان کو فلسطین تک پہنچائینگے۔ ان کو ضبط کر لیا جائے گا۔ اور ان جہازوں کے کپتانوں کو ایک ہزار پونڈ جرمانہ یا آٹھ سال قید کی سزا دی جاسکے گی۔ ہوائی جہازوں پر بھی اسی قانون کا اطلاق ہوگا۔ حکومت ایک ہوائی پولیس قائم کریگی۔

نئی دہلی ۲۱ر اکتوبر۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ سر سلطان احمد ممبر ایگزیکٹو کونسل نے ایوان والیان ریاست کے چانسلر کا مشیر بننے کے لئے استعفیٰ پیش کیا۔ جو منظور کر لیا گیا ہے۔ اب سر اکبر حیدری عارضی طور پر سر سلطان احمد کی جگہ وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے رکن ہونگے۔

لنڈن ۲۱ر اکتوبر۔ بلجیم چیمبر نے اس تجویز کو نامنظور کردیا ہے۔ کہ شاہ بلجیم لیوپولڈ کے واپس آنے پر ان کو تخت دیئے یا نہ دینے کے متعلق استصواب رائے کیا جائے۔

کراچی ۲۱ر اکتوبر۔ مسٹر محمد علی جناح کوئٹہ سے یہاں پہنچ گئے ہیں۔

رنگون ۲۱ر اکتوبر۔ برما میں ہندوستانیوں کے بسانے کے متعلق جو گفت وشنید ہو رہی تھی۔ اب وہ ختم ہو گئی ہے۔ برما کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ آبادکاروں کے لئے ایسی شرائط مقرر کی جائینگی۔ جن کو دونوں حکومتیں پسند کرینگی۔

بیت المقدس ۲۱ر اکتوبر۔ عرب لیڈر مفتی امین الحسینی کو جنگی مجرم نہیں سمجھتے۔ گذشتہ جمعہ کے روز بیروت کی مسجد میں اشتہار لگائے گئے۔ کہ ہم مفتی اعظم کی واپسی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ نماز جمعہ کے بعد مفتی اعظم کے حق میں مظاہرے بھی ہوئے۔

لنڈن ۲۱ر اکتوبر۔ اخبار مانچسٹر گارڈین نے لکھا ہے۔ کہ روس اور مغربی اتحادیوں میں کشیدگی انتہا کو پہنچ گئی ہے۔ اتنی زیادہ کشیدگی پہلے کبھی پیدا نہیں ہوئی۔ روس پولینڈ میں فوجیں جمع کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ اس نے ہنگری اور جنوب مشرقی یورپ کے دوسرے ممالک میں بھی کمک بھیج دی ہے۔ برطانیہ نے فوجوں کو سبکدوش کرنے

نئی دہلی ۲۱ر اکتوبر۔ گورنمنٹ آف انڈیا کے سپلائی آفس نے اعلان کیا ہے۔ کہ جنگ سے واپس آنے والے تمام فالتو فوجیوں کو الگ کرنے پر سب کے ساتھ یکساں سلوک کیا جائیگا۔